94965- کیا علیحدہ رہائش کا مطالبہ سسرال والوں سے خاوند علیحدہ کرنا کہلاتا ہے ؟

سوال

ڈیڑھ ماہ قبل میں نے ماموں کے بیٹی سے شادی کی لیکن مجھے اس شادی میں کوئی سعادت و خوشبختی حاصل نہیں ہو سکی، کیونکہ بیوی میرا احترام نہیں کرتی، اور اکثر میکے جاتی ہے، اور بعض امور میں میری اطاعت بھی نہیں کرتی ایک دن آ کر کہنے لگی :

میں علیحدہ گھر چاہتی ہوں، میں اپنی بہن اور بھائی کے ساتھ رہتا ہوں، ہمارے اکٹھا رہنے میں سب راضی ہیں کہ ایک ہی خاندان کی طرح رہتے ہیں، میں نے قسم اٹھائی کہ اس کا مطالبہ پورا ہو گا لیکن کچھ دیر صبر کر لو، اس نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا اور میکے چلی گئی.

میری والدہ کو علم ہوا کہ بیوی میرے اور ان کے درمیان جدائی کرانا چاہتی ہے تو ماں کہنے لگی : اگر تم اپنی بیوی کے ساتھ علیحدہ گھر میں رہے تو ہم سب کبھی بھی تمہارے گھر داخل نہیں ہوں گے، اب میں بہت پریشان ہوں :

کیا میں والدہ کی نافرمانی کر کے بیوی کی بات مان لوں یا کہ بیوی کھو کر ماں کی بات مان لوں ؟

یہ علم میں رہے کہ عقد نکاح میں علیحدہ رہائش کی شرط نہیں رکھی گئی، بلکہ صرف تعلیم مکمل کرنے کی شرط تھی، میرا خاندان اسے طلاق دینے کو کہتا ہے کیونکہ وہ نافرمان ہے میرے خاندان اور دوست و احباب میرا اپنے گھر سے علیحدہ رہنے کو عیب تصور کرتے ہیں، میرا سوال یہ ہے کہ واقعی میری بیوی نافرمان اور بد دماغ ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

خاوند اور بیوی کے مابین محبت و الفت اور مودت و پیار اور صلہ رحمی و حسن سلوک کا تعلق ہونا چاہیے، خاص کر جب دونوں میں پہلے سے رشتہ داری پائی جائے تو یہ محبت و الفت اور حسن سلوک اور زیادہ ہونا چاہیے، کیونکہ اس طرح تو رشتہ داری اور خاوند بیوی کے دو حق اکٹھے ہو جاتے ہیں، اس لیے دونوں کو یہ تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے.

خاوند اور بیوی کے مابین حاصل ہونے والی سوء معاشرت بعض اوقات خاوند کی وجہ سے اور بعض اوقات بیوی کی بنا پر اور بعض اوقات دونوں کی وجہ سے ہوتی ہے، اس لیے آپ کو چاہیے کہ بیوی آپ کے احترام میں کمی کیوں کرتی ہے اس کا سبب کیا ہے، اور وہ آپ کی بات کیوں نہیں مانتی کہیں اس کا سبب آپ تو نہیں، چاہے جو بھی سبب ہو آپ اس کا علاج کریں.

جن عورتوں کی نئی نئی شادی ہوتی ہے ان میں بعض عورتوں کو خاوند کی اطاعت کی اہمیت کا ادراک نہیں ہوتا، اور نہ ہی وہ مرد کی قوامیت و نگرانی و حکمرانی کا مفہوم سمجھ پاتی ہیں جو مرد کے لیے خاص ہے، اس لیے انہیں اس کا ادراک کرنے کے لیے کچھ وقت کی ضرورت ہوتی ہے.

اور ہو سکتا ہے انہیں اپنے درمیان کسی ایسی عورت کی بھی ضرورت ہو جو انہیں یہ اشیاء سکھائے، اس لیے آپ کچھ کیسٹیں اور کتابیں جن میں اس موضوع کے بارہ میں بیان کیا گیا ہو لا کر بیوی کو دیں، ان میں ازدواجی زندگی اساس اور کامیاب کے اسباب بیان کیے گئے ہوں.

فی وقت نفسہ بعض مرد حضرات مبالغہ کرتے ہوئے بیوی سے ہر چیز میں ہی اطاعت کرانا چاہتے ہیں، اگر بیوی اس سے کسی معاملہ میں بات چیت اور مناقشہ کرے یا کوئی تجویز پیش کرے یا پھر خاوند کی جانب سے کہے گئے کام میں کچھ تاخیر کر دے تو وہ بیوی پر نافرمان اور بد دماغ ہونے اور اللہ کی مخالفت کرنے اور بے ادبی کا الزام لگا دیتے ہیں.

حالانکہ مرد کو اپنی بیوی کے ساتھ نوکر اور ملازمہ جیسا معاملہ نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ بیوی کو بھی احترام اور مشورہ اور اپنی رائے کے اظہار کا حق حاصل ہے، بہتر اور اچھے کام تک جانے کے لیے مناقشہ کا بھی حق حاصل ہے۔

دوم:

بیوی کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنے خاوند اور بچوں کے ساتھ علیحدہ رہائش میں رہے جہاں کوئی دوسرا اس رہائش میں شریک نہ ہو، نہ تو خاوند کا ماں باپ اور نہ ہی کوئی اور رشتہ دار۔

کاسانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اگر خاوند اپنی بیوی کو اس کی سوکن یا پھر اپنے کسی رشتہ دار مثلا والدہ یا بہن یا دوسری بیوی کی بیٹی وغیرہ دوسرے رشتہ دار کے ساتھ رکھنا چاہے اور بیوی ان کے ساتھ رہنے سے انکار کر دے؛ تو خاوند کو اسے علیحدہ گھر میں رکھنا ہوگا۔

کیونکہ ہوسکتا ہے وہ دوسرے افراد اسے ضرر دیں اور رہائش میں اس کے رہنے سے انہیں خود بھی تکلیف ہو، اور پھر بیوی کا ان کے ساتھ ایک ہی رہائش میں رہنے سے انکار کرنا ہی دلیل ہے کہ اسے اذیت و ضرر ہے، اور اس لیے بھی خاوند کو بیوی سے کسی بھی وقت مجامعت و ہم بستری کرنا ہوتی ہے اور اگر کوئی تیسرا گھر میں ہو تو ایسا ممکن نہیں ہوسکتا" انتہی

دیکھیں: بدائع الصنائع (24/4).

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے یہ اختیار کیا ہے کہ اگر خاوند تنگ دست و فقیر ہو اور وہ بیوی کے لیے علیحدہ رہائش نہ لے سکتا ہو، تو پھر بیوی کو کوئی ایسا مطالبہ کرنے کا حق نہیں جس کے پورا کرنے سے خاوند عاجز ہو"

ماخوذ از: مطالب اولی النہی (122/5).

بلکہ اسے صبر کرنا چاہیے۔

حاصل یہ ہوا کہ: علیحدہ رہائش حاصل کرنا بیوی کا حق ہے، چاہے عقد نکاح میں اس نے شرط نہ بھی رکھی ہو تو اسے اب مطالبہ کرنے کا حق ہے، اس مطالبہ کی بنا پر وہ نافرمان شمار نہیں ہوگی۔

اور آج کل لوگوں میں جو یہ مشہور ہے کہ ایسا کرنا بھائیوں کے مابین علیحدگی اور جدائی کرنا ہے، یہ بات قابل التفات نہیں، کیونکہ یہ تو بیوی کا شرعی حق ہے، اور پھر خاوند اور بیوی دونوں کا ہی اس میں فائدہ اور مصلحت ہے، کہ وہ دونوں دوسرے سے اختلاط سے بچ جاتے ہیں، اور نظر سے محفوظ رہتے ہیں اور جسے معلوم کرنا اور اطلاع پانا حلال نہیں اس سے بھی محفوظ رہتے ہیں۔

افسوس کی بات ہے کہ بہت سارے گھرانے جہاں سب بھائی وغیرہ اکٹھے رہتے ہیں اس گھر میں بھائی اپنی بھابھی پر مطلع ہوتا ہے، اور بعض اوقات تو ایک دوسرے سے مصافحہ اور خلوت بھی ہوتی ہے، اور اس کے نتیجہ میں غیرت و حسد اور اختلاف و جھگڑا پیدا ہوجاتا ہے، اور پھر اولاد کی وجہ سے بھی اختلافات پیدا ہوجاتے ہیں۔

بلاشک و شبہ بھابھی اور دیور ایک دوسرے کے لیے اجنبی ہیں، اس لیے نہ تو اس کے لیے بھابھی سے مصافحہ کرنا جائز ہے، اور نہ ہی خلوت یا پھر جان بوجھ کر دیکھنا بھی جائز نہیں، لیکن اگر دوسری طرف سے اس کا محرم بنتا ہو یعنی رضاعت کے اعتبار سے۔

مشترکہ گھروں کو دیکھنے والے یقینی طور پر یہی کہے گا کہ جو علماء کرام نے کہا ہے اسی میں حکمت ہے اور وہی مصلحت ہے، کہ بیوی کو علیحدہ گھر میں رکھنا چاہیے، ایسے گھروں میں جہاں اکٹھے رہا جاتا ہے اور والدین بھی وہیں رہتے ہیں میں خاوند اور بیوی کے اختلافات ہوتے ہیں، اور اسی طرح بھائیوں کے مابین بھی اختلافات شروع ہوجاتے ہیں، اور ساس بہو کا بھی جھگڑا رہتا ہے.... اسی طرح اس کے علاوہ اور بہت ساری غیر شرعی اشیاء اور مخالفات پیدا ہوجاتی ہیں.

اس جواب کے آخر میں ہم آپ کو یہی نصیحت کریں گے کہ آپ اپنی بیوی اور والدہ اور خاندان والوں کے مابین موافقت کی کوشش کریں، اور ہر ایک حقدار کو اس کا حق دیں، آپ بیوی کی علیحدہ گھر کا حق دیں، اور اس میں اگر کوئی ناراض ہوتا ہے تو آپ کو کوئی ضرر و نقصان نہیں، کیونکہ آپ بیوی کو علیحدہ گھر میں رکھ کوئی غلط کام نہیں کر رہے بلکہ اس کا حق ادا کر رہے ہیں.

لیکن آپ اپنی والدہ اور گھر کے دوسرے افراد کے ساتھ صلہ رحمی کرتے رہیں.

اور اگر آپ فی الوقت بیوی کے لیے علیحدہ رہائش لینے کی استطاعت نہیں رکھتے تو آپ کے لیے بیوی سے وعدہ کرنا ممکن ہے، اس سے اچھا وعدہ کریں، اور اسے صبر و تحمل کی تلقین کریں کہ اللہ تعالی اپنے فضل و کرم سے ہمیں علیحدہ گھر بھی عطا فرمائیگا.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کے حالات کی اصلاح فرمائے، اور آپ کو ایک بات پر اکٹھا کردے، اور آپ دونوں میں محبت و مودت اور الفت و پیار اور نیکی و حسن سلوک زیادہ کرے.

واللہ اعلم.